السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"اس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مطلب ہے "قرآن کو صرف پاک آدمی ہی چھوئے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث "سلسلہ احادیث صحیحہ "میں موجود ہے اپنی تمام سندوں کے ساتھ یہ صحیح حدیث ہے اور صحیح بخاری میں ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی ایک ایسی جماعت کے پاس آئے جس میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے ۔ اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مجلس سے کھسک گئے پھر جب وہ واپس لوٹے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مجلس سے کھسک جانے کا سبب دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا ۔ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !میں جنبی تھا گویا کہ وہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ میں نے جنابت کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجلس میں بیٹھنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنا برا سمجھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

[1]فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ "[1]"

"سبحان اللہ !بلاشبہ مومن تو نجس نہیں ہوتا ۔ "

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "لایمس القرآن الا طاہر "[2](قرآن کو صرف پاک ہی چھوئے)کا مطلب یہ ہے کہ صرف مومن ہی قرآن کو چھوئے خواہ وہ ایمان لانے کے بعد حدث اکبر میں بتلا ہو یا حدث اصغر میں اور (ایسی کوئی واضح نص نہیں ہے جس میں یہ ہو کہ حدث اکبر حدث اصغر والے شخص کے لیے مصحف کو چھونا جائز نہیں ہے ۔ (علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1](281 صحیح البخاری رقم الحدیث ۔)

2](7780 صحیح صحیح الجامع رقم الحدیث ۔]

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 133

محدث فتویٰ